Love For All Hatred For None

احمدی نوجوانوں کیلئے

جولائی 2016ء
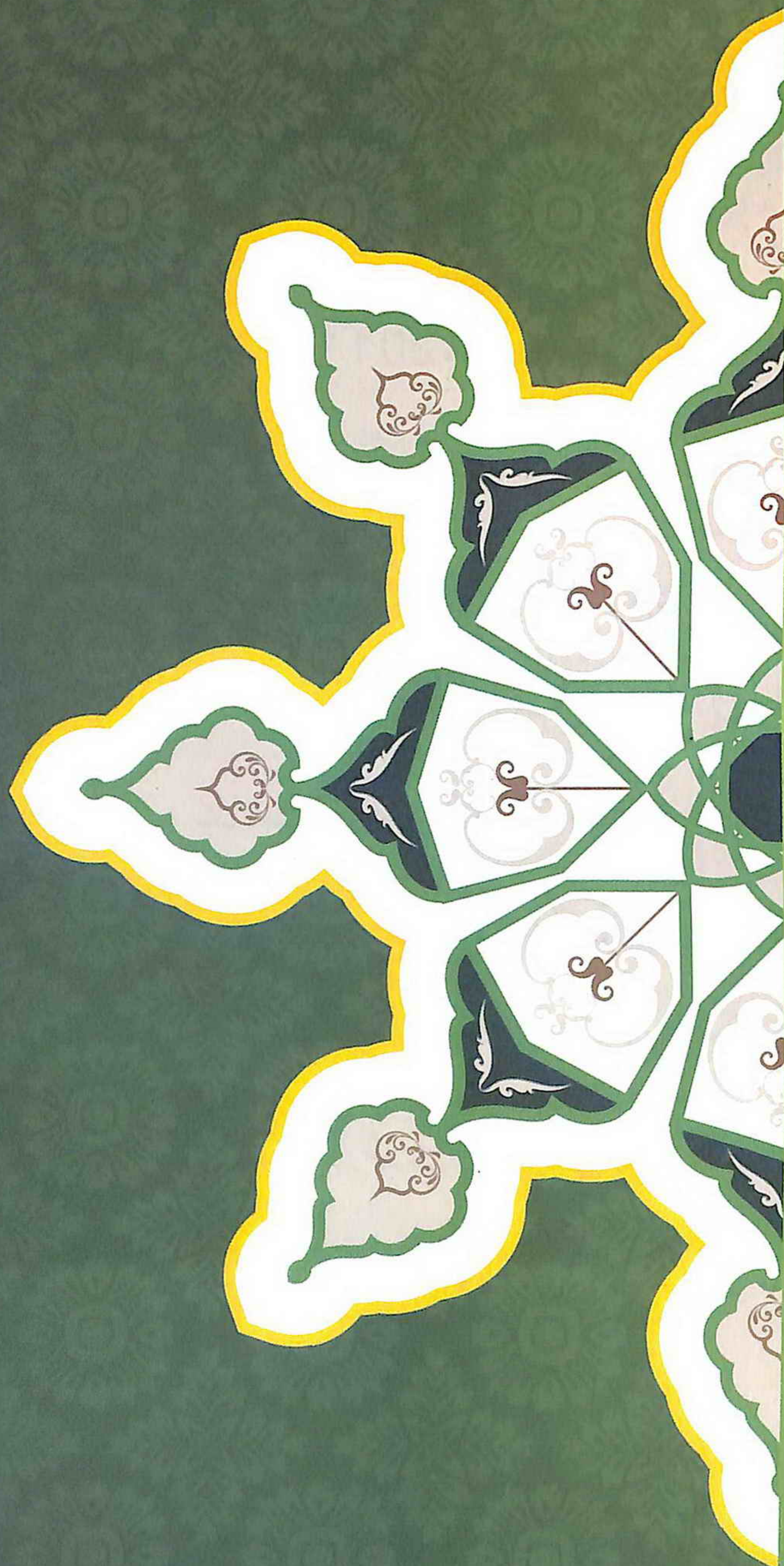
# چالیس نفلی روزوں کی تحریک



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو قائم ہیں اور رکھتے ہیں۔ کم از کم چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں۔ اور خاص طور پر دعائیں کریں اور نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جو جماعت کے حالات ہیں۔ بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ آسمان سے ہمارے رب کی نصرت نازل ہوگی۔''

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"
(المصلح)

احمدی نوجوانوں کے لیے

# ماہنامہ خالد




جولائی 2016ء

احسان 1395 ہش

جلد 63 شمارہ 7


| جمعرات | بدھ | منگل | سوموار | اتوار | ہفتہ | جمعہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | | | | | | 30 |
| 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | | |
| 15 | 14 | | | | | |

اس شمارے میں




مدیر: لقمان احمد شاد

■ پبلشر: قمر احمد محمود

■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

■ E-mail:editor@monthlykhalid.org

■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

■ مقام اشاعت: دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت -/25 روپے ........ سالانہ -/250 روپے

# ارشاداتِ عالیہ

## فرمانِ الٰہی

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب یقیناً مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

(سورۃ النمل آیت: 41)

## فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اے معاذ بخدا مَیں تم سے محبت کرتا ہوں اور اے معاذ میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا کبھی نہ بھولنا کہ ’’اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ‘‘ یعنی اے میرے اللہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور احسن رنگ میں تیری عبادت کروں۔

(سنن ابو داؤد کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار)

# عہدیداران کو نصائح

## (بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

### جماعتی اور ذیلی عہدیداران اطاعت کا معیار بڑھائیں

''پس جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے پہلے اس کے لیے عہدیدار یا کوئی بھی شخص جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہوسکتی۔ پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔ اور جب یہ مقام حاصل ہوگا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہئے۔''

### بخل اور اسراف سے بچیں

''پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخل بھی ایک ایسا اظہار ہے جو کسی مومن کو زیب نہیں دیتا۔ عہدیدار اسراف سے تو بچیں، خرچوں میں اعتدال تو رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بخیل اور کنجوس ہوجائیں۔ جہاں ضرورت ہو اور جائز ضرورت ہو، وہاں خرچ کرنا بھی چاہئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے لیے تو بہت کھلا ہاتھ رکھ لیا اور کسی کے لیے ہاتھ بالکل بند ہوجاتے ہیں۔''

## عہدیداران جماعتی مفاد کی خاطر ہی کام کریں

''ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نہ نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجا لانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے۔ ہر عہدیدار نے ہر فردِ جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لیے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، مَیں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لیے مجھے آزادی ہے جو چاہوں مَیں کروں۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔''

## عہدیداران دعاؤں میں لگے رہیں

''پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا افراد جماعت کو بھی اور عہدیداران کو بھی یہ توجہ دلائی ہے کہ اس کے بعد بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔ اور کبھی کوئی مشکل نہ آئے، کبھی کوئی ابتلاء نہ آئے جو عہدیدار اور افراد جماعت کے لیے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ یہ عہدیدار جو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے انتظامات فرمائے کہ اسے بدل دے تا کہ کبھی نظام جماعت پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔''

اداریہ

# حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے

قارئین کرام!

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے ساتھ بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے مومنین کو فیضیاب کرتے ہوئے ہم سے رخصت ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے بعد اپنے بندوں کے لیے ایک خوشیوں کا دن بھی رکھا ہے جو عید الفطر کہلاتا ہے۔ عید کے دن جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں وہیں اس کی ذات کا شکر بھی ادا کرتے ہیں کہ جس نے اپنی رضا کے مطابق رمضان کا مہینہ گزارنے کی توفیق بخشی اور آج خوشی کا دن بھی دکھایا۔ پس حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے جس کو حاصل کرنے کی رمضان میں کوشش کی اور عید کا انعام پایا۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہماری عید عام لوگوں سے ہٹ کر روحانی رزق کی فراوانی کا نام ہے۔ حقیقی عید تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو۔ پھر اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت ہو جس کے نتیجے میں پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے انعامات ملتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقی عید تو احمدیوں کو ہی نصیب ہے جو بڑے بڑے انعامات کے وارث بنائے گئے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی عبادات کو باقاعدگی سے اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے اور اس کے انعامات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

# شکر گزاری کے مظہرِ اتم

(ابوعثمان۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمام صفات کاملہ اور اخلاق حمیدہ جمع تھے جن کا انسانی سوچ احاطہ کر سکتی ہے۔ انہی صفات میں سے ایک صفت شکر گزاری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی صفت شکور کے مظہر اتم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر احسان کی قدر اور اس پر شکریہ کے جذبات آپؐ کی ذات مبارک کا کمال خاصہ تھا۔

## شکر کے اظہار کے لیے دعائیں کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت، ہر لحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

اے میرے اللہ تو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنادے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا سلم)

## اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا

آپؐ اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی نعمت کا بھی شکر ادا کرتے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ پہلی بارش پر بارش کے قطرے زبان پر لیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور شکر گزاری کا طریقہ یہی ہے کہ اس کو اپنے اوپر لیا جائے یا اس کو چکھا جائے۔ اسی طرح کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا معمول تھا۔ اکثر یہ ہوتا تھا کہ سرکہ سے یا پانی کے ساتھ ہی روٹی تناول فرمالیا کرتے تھے اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء شکر ادا کیا کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الاطعمة باب مایقول الرجل اذا طعم)

پھر جب نیا کپڑا پہنتے تو اسے پہن کر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کے بد اثرات سے بچنے کی دعا مانگا کرتے تھے۔

(ترمذی۔ کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدًا)

## عبادتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے اعلیٰ معیار اس لئے قائم فرمائے کہ اس کا شکر گزار بندہ

بنوں۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ

آپؐ رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے تھے کہ اس کی وجہ سے آپؐ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ اس پر مَیں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا آپؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپؐ کے سارے گناہ بخشے گئے ہیں۔ پہلے بھی اور بعد کے بھی تو اب بھی اتنا لمبا قیام فرماتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کیا مَیں خدا کا عبد شکور نہ بنوں جس نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے۔ کیا مَیں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے نہ کھڑا ہوا کروں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح باب قولہ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتأخر)

## اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجالانا

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکّہ سے مدینہ واپس لوٹ رہے تھے جب ہم عَزْوَرَاء مقام پر پہنچے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کچھ دیر دعا کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ میں گر گئے۔ اور بڑی دیر تک سجدہ میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ پھر سجدہ میں گر گئے۔ آپؐ نے تین دفعہ ایسا کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی تھی اور اپنی امت کیلئے شفاعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک تہائی کی شفاعت کی اجازت دے دی۔ میں اپنے رب کا شکرانہ بجالانے کیلئے سجدہ میں گر گیا اور سر اٹھا کر پھر اپنے رب سے امت کیلئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مزید ایک تہائی امت کی شفاعت کی اجازت فرمائی۔ پھر میں شکرانہ کا سجدہ بجالایا۔ پھر سر اٹھایا اور امت کیلئے اپنے رب سے دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے میری امت کی تیسری تہائی کی بھی شفاعت کے لیے مجھے اجازت عطا فرما دی اور میں اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجالانے کے لیے گر گیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی سجود الشکر)

## شکر گزاری کے خُلق میں دوسروں کی پیروی

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر شکر گزاری کے خلق کو غیر قوموں میں بھی دیکھتے تو اس پر بھی عمل کرنے کی کوشش فرماتے تا کہ اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ایسے یہودیوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے دن ہی اللہ نے موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو غرق ہونے سے بچایا تھا اور اس روز فرعون غرق ہوا تھا، نوحؑ کی کشتی جُودی پہاڑ پر رکی تھی۔ نوحؑ نے اور موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰؑ کے ساتھ تعلق کا سب سے زیادہ حقدار ہوں اور اسی وجہ سے اس دن روزہ رکھنے کا بھی میں زیادہ حقدار ہوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنے صحابہؓ کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھنے کا فرمایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 359، 360)

## فتح مکہ کے موقع پر آپؐ کی کمال شکرگزاری

آپؐ کی شکرگزاری کی ایک منفرد مثال اس وقت قائم ہوئی جب آپؐ ایک فاتح کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔

روایت میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی طویٰ مقام پر پہنچے تو سرخ یمنی کپڑے کا عمامہ باندھے اپنی سواری پر ٹھہر گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فتح دے کر آپؐ کی کس قدر عزت افزائی فرمائی ہے تو آپؐ نے تواضع اور شکرگزاری سے اپنا سر اس قدر جھکایا کہ یوں لگتا تھا کہ آپؐ کی ریش مبارک سواری کے کجاوے سے چھو جائے گی۔

(السیرۃ النبویۃ لأبن ھشام۔ ذکر فتح مکۃ۔ وصول النبیؐ الی ذی طوی)

## بندوں کے لیے شکرگزاری

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر حضرت خدیجہؓ کا بڑے اچھے انداز اور تعریفی انداز میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز میں نے اس بات سے غیرت کھاتے ہوئے کہا کہ آپؐ کیا ہر وقت اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس سے بہتر بیویاں عطا کیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو انہوں نے مجھے قبول کیا۔ جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو وہ ایمان لائیں۔ جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی اور اللہ نے

انہیں سے مجھے اولاد بھی عطا فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 117، 118)

## ہر احسان کا احسن رنگ میں بدلہ دینا

انسانوں میں سے کسی کے احسان کو آپؐ نے بغیر بدلہ کے نہیں چھوڑا۔ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے استقبال کے لیے خود کھڑے ہوئے اور آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ بڑی عزت کی تھی اور ان کو اپنے پاس رکھا تھا۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔''

(السیرۃ الحلبیۃ باب ذکر مغازی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، غزوۃ خیبر)

## قرض کی احسن طریق پر ادائیگی کرنا

اسی طرح شکرگزاری کا ایک پہلو جس کو آپؐ نے اپنے اُسوہ سے قائم فرمایا کہ جنہوں نے قرض لیا ہوا ہے وہ جب واپس کریں تو احسن طریق سے واپس کریں۔

فرمایا قرض دینے کا بدلہ شکریہ کے ساتھ ادائیگی ہے۔

(سنن النسائی کتاب البیوع باب الاستقراض)

## سب سے بڑھ کر عبد شکور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپؐ کی شکرگزاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر وقت، ہر لمحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ دُعا نہ کی ہو۔ آپؐ کی ہر وقت یہ کوشش رہتی تھی کہ سب سے بڑھ کر عبد شکور بنیں۔''

پس شکرگزاری کے جذبات ہی ہیں جو گناہوں کی بخشش کے بھی سامان کرتے ہیں اور پھر اس وجہ سے مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بھی پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے اپنا شکرگزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

نام محمدؐ، کام مکرّم، صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ کامل، رہبرِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کے جلوۂ حسن کے آگے، شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دَم، صلی اللہ علیہ وسلم

اک جلوے میں آناً فاناً بھر دیا عالم، کر دیئے روشن
اُتّر دکھّن پُورب پچّھم، صلی اللہ علیہ وسلم

اوّل و آخر، شارع و خاتم
صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہوئے جب کل نبیوں کے دورِ نبوت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے

تب آئے وہ ساقیٔ کوثر، مَستِ مئے عرفان، پیمبر
پیرِ مُغانِ بادۂ اَطہر، مے نوشوں کی عید بنانے

گھر آئیں گھنگھور گھٹائیں، جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جھک گیا ابرِ رَحمتِ باری، آبِ حیاتِ نو برسانے

کی سیراب بلندی پستی، زندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مستی، اک اک ظرف بھرا ہر کھانے

اک برسات کرم کی پیہم
صلی اللہ علیہ وسلم

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

# گلدستہ

## خُلق کی اصلاح ممکن ہے

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے۔ (۔)(ترجمہ:تو کہہ دے کہ ہر ایک اپنی جِبلّت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ناقل) (بنی اسرائیل:85)

بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں،تو دوسری قسم میں کمزور۔اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا بُرا۔لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

خُلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اوراس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے۔مثلاً عقل،فہم،شجاعت،عفت،صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں اور خُلق کو خَلق پر اس لیے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کرسکتا،لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے،تو اول اس کا حلیہ بیان کرو۔اس حلیہ کے ذریعے وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کرکے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا،ورنہ ردّ کردیتا۔ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔دربان نے اطلاع دی۔اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کردیا۔اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔بالکل درست ہے۔مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کرلی ہے۔اس پر

افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ پس خُلق ایسی شئے ہے جس میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہوسکتی تو یہ ظلم تھا، لیکن دعا اور عمل سے کام لو گے، تب اس تبدیلی پر قادر ہوسکو گے۔ عمل اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لے گا اور اس کی عادت امساک کی دور ہوجاوے گی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہوجاتی ہے۔''

## پرندے کی ایک نئی قسم دریافت

تحقیق کاروں نے چین بھارت سرحد کے قریب پرندے کی ایک نایاب قسم دریافت کی ہے۔

اِس نئے پرندے کا نام ہمالیائی جنگلات کی نئی قسم یا زوتھیرا سلیمالی (zoothera salimalii) رکھا گیا ہے، جو بھارتی ماہرِ طیور سلیم علی کے نام سے منسوب ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اس طرح کا عام پرندہ کرخت آواز والا، چیخنے والا اور بے سُرا ہے اور وہ صنوبر اور عام درختوں میں رہتا ہے۔ نیا پرندہ جنگل سے دور گھونسلہ بناتا ہے اور اس کی آواز بہت ہی شیریں ہے۔ یہ ایک ہی شکل کے دو پرندے ہیں، ایک 2009ء میں شمال مشرقی بھارت میں دریافت ہوا جبکہ یہ اونچائی پر اور مختلف ماحول میں رہتا ہے۔ دونوں الگ اقسام کے پرندے ہیں۔ نئے پرندے کے پَر اور ڈھانچہ بھی نسبتاً مختلف ہے۔ ایک ہی طرح کے نظر آنے والے دو پرندوں کے جب ڈی این اے پر غور کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ نوع اپنی جنس سے کئی لاکھ برس علیحدہ رہنے کے بعد مختلف ہوچکی ہے۔ بھارتی ہمالیائی جنگلات میں 1949ء سے اب تک یہ چوتھی نئی ناپید ہوتی ہوئی پرندوں کی قسم دریافت ہوچکی ہے۔ گزشتہ 15 برسوں کے دوران، جنوبی امریکہ میں ہر سال پرندوں کی پانچ اقسام دریافت ہورہی ہیں۔

## بکنگھم محل (Buckingham Palace)

لندن میں برطانوی شاہی خاندان کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔ موجودہ محل کی مرکزی عمارت 1703ء میں بکنگھم گھر کے نام سے قائم کی گئی تھی جو ڈیوک آف بکنگھم کی ملکیت تھی۔ 1762ء میں شاہ

جارج ثالث نے اسے نجی رہائش گاہ کے طور پر خریدا۔ اگلے 75 سالوں میں اس میں توسیع کی گئی جس میں ماہرین تعمیرات جان ناش اور ایڈورڈ بلور کا حصہ زیادہ ہے۔ بکنگھم محل 1837ء میں ملکہ وکٹوریہ کے تاج برطانیہ کو سنبھالنے کے ساتھ باضابطہ شاہی محل بن گیا۔ آخری اہم تعمیراتی اضافے 19 ویں صدی کے اواخر اور 20 ویں صدی کے اوائل میں کیے گئے۔ یہ محل دنیا کے معروف ترین مقامات میں سے ایک ہے۔ ہر سال 50 ہزار افراد مہمان کی حیثیت سے اس محل کا دورہ کرتے ہیں۔ یہ محل کئی سرکاری و شاہی تقاریب، برطانیہ کا دورہ کرنے والے سربراہان مملکت کی آمد اور سیاحوں کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جشن، بحران یا غم کی کیفیات میں یہ برطانوی عوام کا مرکز رہتا ہے۔

بکنگھم محل کی سیاحت کا خواب پورا ہونا آسان نہیں لیکن گوگل کے ایک ورچوئل رئیلٹی (Virtual Reality) منصوبے کے تحت اب دنیا بھر کے سکولوں کے بچوں کو یہ موقع دیا جارہا ہے، کہ وہ اس عظیم الشان محل کی کلاس روم میں بیٹھے بیٹھے سیر کریں۔ یہ لندن میں واقع شاہی محل برطانیہ کا پہلا تاریخی مقام ہے جسے گوگل ایکسپیڈیشن پائنیر پروگرام میں پیش کیا جارہا ہے۔ موبائل فون کی ایک خاص ایپلی کیشن، گوگل کارڈ بورڈ گوگلز اور اسمارٹ فون کا استعمال کرتے ہوئے طلباء بکنگھم پیلس اس شاہی محل کی عظیم الشان عمارت کے ساتھ ساتھ خوبصورت آرٹ، فرنیچر اور پرتعیش سجاوٹ کی اشیاء کے مجموعہ سے بھی لطف اندوز ہوسکیں گے۔

## رستمِ زماں عرف گاما پہلوان

گاما پہلوان کا اصل نام غلام محمد جبکہ انہیں ''رستمِ زماں'' بھی کہا جاتا ہے۔ وہ 1878ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے اور قدیم فنِ پہلوانی کے بانیوں میں سے تھے۔ 15 اکتوبر 1910ء کو انہیں جنوبی ایشیائی سطح پر ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپئن شپ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ پہلوانی کی پوری تاریخ میں وہ واحد پہلوان ہیں جنہیں 50 سال سے زیادہ عرصہ پر محیط کیریئر میں ایک بار بھی شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ گاما پہلوان کا تعلق کشمیری بٹ خاندان سے تھا۔

گاما پہلوان کو اصل شہرت اس وقت ملی جب انہوں

نے 19 سال کی عمر میں انڈین ریسلنگ چیمپئن رحیم بخش سلطانی والا کو چیلنج کیا جو خود بھی گوجرانوالہ کے کشمیری بٹ خاندان سے تھے۔ توقع یہ تھی کہ تقریباً 7 فٹ قد کے رحیم بخش 5 فٹ 7 انچ قامت والے گاما کو چند سیکنڈ میں چت کر دیں گے لیکن ادھیڑ عمری ان کے آڑے آئی اور وہ نوجوان گاما کو شکست نہ دے سکے اور یہ مقابلہ برابر رہا۔ 1910ء تک سوائے رحیم بخش کے وہ ہندوستان کے تمام نامی گرامی پہلوانوں کو شکست دے چکے تھے۔ بعد ازاں مغربی پہلوانوں کا مقابلہ کرنے وہ اپنے بھائی کے ساتھ انگلستان پہنچے۔ ان کا پہلا مقابلہ امریکی پہلوان بنجامین رولر عرف ''ڈوک'' سے اور دوسرا مقابلہ اسٹینی سیلس زبسکو سے 17 ستمبر 1910ء کو ہوا۔ دونوں کو شکست دے کر 250 پاؤنڈ کی انعامی رقم اور ''جون بُل بیلٹ'' جیت لی جس کے بعد انہیں ''رستمِ زماں'' ورلڈ چیمپئن کا خطاب دیا گیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ لاہور چلے آئے جہاں اپنے بھائی امام بخش اور بھتیجوں بھولو برادران کے ساتھ بقیہ زندگی گزاری اور 21 مئی 1960ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

## اشک کے نگینے

انہیں زمیں سے اٹھاؤ یہ آبگینے ہیں
شکستہ لوگ نہیں ہیں یہ سب سفینے ہیں

تمام شب جو جلے ہیں نقیبِ شب بن کر
انہیں کے ہاتھ میں یہ صبح کے خزینے ہیں

کہ پور پور مرے جسم کی پگھلتی ہے!
بڑے عجیب ہی ساون کے یہ مہینے ہیں

قدم اٹھا دیئے ہم ترے قدم کے ساتھ
ہمیں پتہ بھی نہیں کون سے یہ زینے ہیں

سپرد جب سے کیا ہے تمہارے ہاتھوں میں
ہماری زندگی کے اور ہی قرینے ہیں

کسی کے کام جو آئیں تو آ کے لے جائے
ہمارے پاس یہی اشک کے نگینے ہیں

(ناصر احمد سید)

## لطیفہ

ایک آدمی دوسرے سے: آپ کو پتہ ہے سگریٹ پینے والے کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔

دوسرا آدمی: اچھا وہ کیسے؟

پہلا آدمی: وہ جوانی میں ہی مر جاتے ہیں۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

# نماز کی اہمیت اور افادیت

(مرسلہ: مکرم نوید احمد منگلا صاحب۔ سرگودھا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ: یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کر۔ (سورۃ طٰہٰ:15)

## نماز اور تزکیہ نفس

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جب ایک مسلمان اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ)

ایک موقع پر آپؐ نے نمازوں کی اہمیت کو ایک مثال دے کر یوں واضح فرمایا ہے کہ

پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا یہی حال نمازوں کا ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب المشی الی الصلوٰۃ)

## نماز آگ سے دور لے جانے کا ذریعہ

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو گناہوں کے جھڑنے کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور گناہوں کا جھڑنا انسان کو جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کوئی ایسا

عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب وجوب الزکوٰۃ)

## سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز کو ہی سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔''

## مومن کی شان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''مومن کی ایک یہ شان ہے کہ نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام کرے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتا رہے۔ جماعتی نظام بھی ایک خاندان کی طرح ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے ساتھ اپنے بھائی کی بھی فکر کرنی چاہیے۔ جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہے، اپنے عزیزوں کے لیے بھی پسند کرنی چاہیے۔ جس کو توجہ دلائی جا رہی ہو اس کو بھی بُرا نہیں منانا چاہیے۔.....

یہی چیز ہے جو مؤمنین کی جماعت کو مضبوطی عطا کرتی ہے۔ یہی چیز ہے جس سے بندے اور خدا کے درمیان تعلق قائم ہوتا ہے اور یہ تعلق اس لیے نہیں کہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے ہیں بلکہ اصل مقصد روحانیت میں ترقی کرنا اور خدا کا قرب پانا ہے۔ پس جب اس مقصد کے لیے توجہ دلا رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے سمیٹنے والے بن رہے ہوں گے اور جماعتی مضبوطی بھی پیدا ہو رہی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرط وہی لگائی کہ خود بھی نمازوں کی طرف توجہ کرو، اپنے عمل کی شرط ضروری ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# جمہوریہ بلغاریہ

(مکرم شمیم احمد یحییٰ صاحب۔ ربوہ)

## جغرافیہ

بلغاریہ (Bulgaria) جنوب مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے۔ جو بلقان جزیرہ نما میں واقع ہے۔ اس کی سرحدیں شمال میں رومانیہ، مشرق میں بحیرہ اسود، اور جنوب میں یونان اور ترکی اور مغرب میں سربیا اور مقدونیہ سے ملتی ہیں۔

ملک کا کل رقبہ 1,10,994 مربع کلومیٹر ہے۔ دارالحکومت کا نام صوفیا Sofia ہے۔

## تاریخ

اس علاقے میں عہد قدیم میں سلاو قبیلہ آباد تھا۔ ساتویں صدی میں ترکی بولنے والے بلغر قبائل نے قبضہ کیا جو تین چار صدیاں یہاں رہنے کی وجہ سے ان میں گھل مل گئے۔ گیارہوں صدی میں بازنطینی سلطنت میں شامل ہوا۔ پھر دو صدیاں نیم خودمختار رہا۔ چودھویں صدی میں سلطنت عثمانیہ کے زیر نگیں آیا جو پانچ سو سال تک حاکم رہے۔

1876ء میں روس ترکی جنگ کے بعد ایک معاہدہ کے تحت ترکی کے زیر حفاظت آزادی دی گئی۔ 1908ء میں بلغاریہ کی کامل آزادی کا اعلان کیا گیا۔

## مذہب

بلغاریائی حکومت 40 سال سے زائد عرصہ تک الحاد کو فروغ دیتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ 1980ء میں 65 فیصد لوگ ملحد تھے۔ 1980ء کی دہائی کے اواخر میں مذہبی اصلاحات کو نرم کیا گیا جس کے باعث 1990ء کی دہائی میں 85 فیصد لوگ آرتھوڈوکس کلیسیا سے منسلک ہو گئے۔ جبکہ 13 فیصد آبادی مسلمان ہے۔ باقی یہودی، رومن، جرمن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مذہب رکھتے ہیں۔ اسی طرح شرح خواندگی 99 فیصد ہے۔ تعلیم سات سال سے پندرہ سال کے بچوں کے لیے لازمی ہے اور مفت ہے۔

## آبادی

بلغاریہ کی 85 فیصد آبادی نسل پرست بلغاریوں پر مشتمل ہے۔ پھر 9 فیصد ترکی النسل ہیں۔ اسی طرح آرمینیائی، روما، یونانی اور مقدونیائی قوموں کے بعض چھوٹے چھوٹے گروپ بھی آباد ہیں۔ بلغاریہ کی 67 فیصد آبادی شہروں میں رہتی ہے۔ 2014ء کے ایک تخمینے کے مطابق بلغاریہ کی کل آبادی 7،202،198 ہے۔

## ثقافت

قرون وسطیٰ میں بلغاریہ سلاوک ثقافت کا مرکز تھا۔ بعد میں یہاں بازنطینی، یونانی، روسی اور مغربی تہذیبوں نے بھی اثر ڈالا۔

## معیشت

بلغاریہ ایک ابھرتی ہوئی معیشت ہے۔ اگرچہ ملک کا شمالی حصہ پہاڑی مگر زرخیز ہے جنوبی حصہ میں جنگل ہیں۔ 1948ء میں بنیادی طور پر زراعتی ملک تھا لیکن سوشلسٹ انقلاب کے بعد صنعت وحرفت نے کافی ترقی کی ہے۔ بالخصوص 1980ء میں یہ ملک سائنسی میدان میں ابھر کر سامنے آیا۔ اب قومی آمدنی کا 43 فیصد حصہ صنعتوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

بلغاریہ کرنسی Lev(BGN) کہلاتی ہے۔

اسی طرح ملک کا کالنگ کوڈ 359+ ہے۔

## زبان

بلغاریہ کی سرکاری زبان بلغاریائی ہے جو ملک کی 90 فیصد آبادی میں بولی جاتی ہے۔ اسی طرح دوسری بولی جانے والی زبان ترکی ہے۔

## آب وہوا

بلغاریہ کی آب وہوا معتدل ہے۔ گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد۔ خشک سالی، ہوائیں اور ژالہ باری اکثر فصلوں کو نقصان پہنچاتی رہتی ہیں۔ سردیوں میں ماہ جنوری کا اوسط درجہ حرارت 2 سے 4- تک جبکہ گرمیوں میں ماہ جولائی کا اوسط درجہ حرارت 16 سے 27 ڈگری تک ہوتا ہے۔

### میں کچھ نہیں جانتا

”جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں بس اتنا جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔“ (سقراط)

# حقیقی عید

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب۔ شیخوپورہ)

خوشی منانا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ چنانچہ دین حق کے ظہور سے قبل بھی ایسے تہوار منائے جاتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ہر سال دو دن اپنی عید منایا کرتے تھے۔ جن میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان دنوں کے بدلے تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرمادیئے ہیں۔ یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوۃ العیدین)

## عیدالفطر کا دن

عیدالفطر کا دن رمضان المبارک میں روزوں کی توفیق پانے کی خوشی میں بے پناہ مسرتوں اور دینی عظمتوں کا دن ہے جو یکم شوال کو منایا جاتا ہے۔ عیدالفطر کے بابرکت تہوار کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ آداب اور ہدایات بھی ہمیں دی ہیں۔ چنانچہ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاص صفائی کا اہتمام فرماتے۔ غسل فرماتے، مسواک اور خوشبو کا استعمال کرتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ اگر میسر ہو تو نئے کپڑے پہنتے۔ لوگوں کو اس قومی و مذہبی تہوار میں شمولیت کی خاص تحریک فرماتے تھے۔

نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مومنوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے مرد، عورت اور بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔

## عید اور کھیل کود

عید کے دن کھیلوں کے مقابلے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ

عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھال اور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے تھے۔ شاید میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ ان کے کھیل کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں

نے کہا ہاں! تب آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اس طرح کہ میرا رخسار آپؐ کے رخسار کے ساتھ تھا۔ آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔ پھر میں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا بس کافی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید)

## عید کا اصل مقصد حیات

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خوشی کے ایام کو صرف کھیل کود اور کھانے پینے تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اصل مقصد حیات کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کروائی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز (عید) پڑھائی۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز سے آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا جب آپؐ فارغ ہو گئے تو منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ آپؐ اس وقت حضرت بلالؓ کے بازو کا سہارا لیے ہوئے تھے اور حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جارہی تھیں۔

(بخاری کتاب العیدین باب موعظة الامام النساء یوم العید)

## حقیقی عید کا مفہوم

حقیقی عید کے بارے میں حضرت مصلح موعود (نوراللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

"حقیقی عید وہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذت محسوس ہونے لگے اور وہ خدا کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کی آگ میں کودنے کے لئے تیار رہے اور کبھی ترک عمل کے قریب بھی نہ جائے۔ یہ مقام جب کسی فرد یا قوم کو حاصل ہو جاتا ہے تو اسے حقیقی عید میسر آجاتی ہے اور دینی اور دنیوی مقاصد میں وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرو کہ تمہیں یہ عید میسر آئے اور تمہاری تمام تر لذت اور تمہاری ساری خوشی اسی بات میں ہو جائے کہ تم خدا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور اسی کو اپنی عید سمجھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور وہ تمہیں اس حقیقی عید سے حصہ دے جس کے میسر آنے کے بعد دنیا کی کوئی تکلیف انسان کو پریشان نہیں کر سکتی۔"

## عید اور ہمدردی بنی نوع انسان

پھر عید ہمیں بنی نوع انسان سے ہمدردی کا

سبق سکھاتی ہے کہ جہاں ہم خود خوش ہوں وہاں غرباء اور دیگر لوگوں کو بھی اپنی خوشی میں شامل کریں۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے اور ضرورت مندوں کا خیال رکھے۔ یہ عمل خدا کے فضل سے ذاتی اور جماعتی سطح پر ہو رہا ہے لیکن ابھی بھی بہت گنجائش موجود ہے۔ یہ کام اچھا کھلانے اور پہنانے تک ہی ختم نہیں کرنا۔ جس طرح عید کے دن ان کا خیال رکھا جا رہا ہے ان رابطوں کو توڑنا نہیں بلکہ ان پر نظر رکھیں۔ خود بھی ان کا دھیان رکھیں اور نظام کو بھی مطلع کریں۔ ان کو کام پر لگائیں، ان کی ہمت بندھائیں۔ یہ ان پر جاری احسان ہوگا۔ اس طرح کم استطاعت والوں کو اٹھانے کی کوشش کریں تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص اگلے سال عید پر دوسرں کی مدد کر رہا ہو۔ اس طرح پر معاشی استحکام سے اخلاقی معیار بھی بلند ہوں گے اور پاکیزہ معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔''

## ہمارا ہر دن روزِ عید ہوگا

اسی طرح ایک عید کے موقع پر فرمایا:

''پس ابھی رمضان کے بعد ہر ایک کے دل میں تازہ تازہ عبادتوں اور نیکیوں کا اثر قائم ہے اس کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں۔ نمازوں میں، تلاوت قرآن کریم میں، اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں۔ کیونکہ بڑی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ اپنے کسی کا حق نہ رہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہونا چاہیے کہ صرف اپنے غموں کو ہی نہ روتے رہیں، اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہی نہ روتے رہیں، بلکہ دوسروں کے غموں دکھوں اور تکلیفوں کو بھی محسوس کریں۔ جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روزِ عید ہوگا۔''

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی رنگ میں عید منانے کی توفیق عطا فرمائے۔

# برکھا جو ذکرِ یار کی برسی تمام رات

برکھا جو ذکرِ یار کی برسی تمام رات
کھیتی وفا و عشق کی پنپی تمام رات

قلبِ حزیں کی شدتِ درد و الم میں خوب
آہ و بکا و کرب میں گزری تمام رات

دردِ فراق یار کہ جاں تک اتر گیا
مئے اشک آنکھ سے ٹپکی تمام رات

شوقِ وصالِ دوست میں ایک دلہنِ امید
ابرِ کرم میں رخصتی ، بھیگی تمام رات

اک جذبۂ ملاپ کی حدّت میں جانِ جاں
روح قطرہ قطرہ جسم میں پگھلی تمام رات

جب دشتِ غم میں کھو گئی تنہائیوں کی شام
پھر یادِ ہجر یار میں مہکی تمام رات

اب چشمِ نیم باز کو مل جائے کچھ سکوں
جو رَت جگا کئے رہی پگلی تمام رات

اک ہاتھ پر ستارہؔ و شبنم لئے ہوئے
یوں زینہ زینہ صبح پہ اتری تمام رات

لو صبحِ اطمینان ، ظفرؔ ہو گئی طلوع
جاں جس کی انتظار میں تڑپی تمام رات

(مکرم مبارک احمد ظفر صاحب)

# حضرت میر محمد اسحاق صاحب

## (سیرت کے چند نمایاں پہلو)

(مکرم راشد محمود منہاس صاحب۔شیخوپورہ)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت میر ناصر نواب صاحب کے فرزند اور حضرت اماں جان کے بھائی تھے۔آپ ہندوستان کے مشہور صوفی منش بزرگ حضرت خواجہ میر درد صاحب کی نسل سے تھے۔اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کا ایک مقدس رشتہ تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَ النَّسَب۔

یعنی شکر گزار ہو اپنے خدا کا جس نے سسرال اور باپ دادا دونوں کی طرف سے تیرا رشتہ اچھی نسل کے ساتھ جوڑا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے بارے میں کئی الہامات اور رؤیا ہوئے۔چنانچہ بچپن میں ایک دفعہ آپ بہت بیمار ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے دعا کی تو بذریعہ الہام آپ کی صحت کی خبر دی گئی چنانچہ آپ صحت مند ہو گئے۔

### خودنوشت حالات

آپ اپنے سوانح تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میری پیدائش 8 ستمبر 1890ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں حضرت والد صاحب مرحوم سرکاری ملازم تھے۔غالباً 1894ء کے بعد سے مستقل سکونت قادیان میں ہے۔قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپؑ کے دار میں تھا۔بچپن سے اٹھارہ سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روز وشب کے حالات مشاہدہ میں آئے اور اب تک قریباً اسی طرح ذہن میں محفوظ ہیں۔گورداسپور، بٹالہ، لاہور، سیالکوٹ اور دہلی کے سفروں میں ہمرکاب ہونے کا فخر حاصل ہے۔......

آخری بیماری کی ابتدا سے وصال تک حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے پاس رہا۔ حضور علیہ السلام نے متعدد مرتبہ لوگوں کے خطوط کے جوابات لکھوائے۔ حقیقۃ الوحی کا مسودہ مختلف جگہ سے فرماتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ روزانہ سیر میں آپ کے ساتھ جاتا اور جانے کے اہتمام مثلاً قضائے حاجت، وضو کا انصرام اور ہاتھ میں رکھنے کی چھڑی تلاش کر کے دینے سے سینکڑوں دفعہ مشرف ہوا۔ آپؑ کی کتابوں میں بیسیوں جگہ میرا ذکر ہے۔ آپؑ کے بہت سے نشانوں کا عینی گواہ ہوں اور بہت سے نشانوں کا مورد بھی ہوں۔ جن دنوں حضور علیہ السلام باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے دونوں وقت میں بھی شریک ہوتا تھا۔.......... بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور علیہ السلام نے مغرب وعشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں اور میں آپؑ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔ غالباً میں پیدائشی احمدی ہوں۔

## آپ کی شادی

آپ کی شادی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا کے نتیجہ میں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ کی شادی حضرت پیر منظور محمد صاحب کی صاحبزادی صالحہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ اس رؤیا کی بناء پر آپ کا نکاح ان سے کر دیا گیا۔ آپ کی شادی کے موقع پر حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) نے ایک نظم بھی تحریر فرمائی۔

## رسول مقبول ﷺ کی احادیث سے عشق

آپ کو حدیث سے عشق تھا اور ایسا درس حدیث دیتے کہ سماں بندھ جاتا۔ لوگ دور دور سے آپ کے درس میں شریک ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید کے بعد حضور رسول مقبول ﷺ کی احادیث سے عشق ہے اور سرور کائنات ﷺ کا کلام میرے لیے بطور غذا کے ہے کہ جس طرح روزانہ اچھی غذا ملنے کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح بغیر سید کونین ﷺ کے کلام کے ایک دو ورقہ پڑھنے کے میری طبیعت بے چین رہتی ہے۔ جب کبھی میری طبیعت گھبراتی ہے تو

بجائے اس کے کہ میں باہر سیر کے لیے کسی باغ کی طرف نکل جاؤں میں بخاری یا حدیث کی کوئی کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں اور مجھے اپنے پیارے آقا کے کلام کو پڑھ کر خدا کی قسم وہی تفریح حاصل ہوتی ہے جو ایک غمزدہ گھر میں بند رہنے والے کو کسی خوشبو دار پھولوں والے باغ میں سیر کر کے ہوسکتی ہے۔

## آپ کی گرانقدر خدمات

آپ نے بحیثیت واقف زندگی جماعت کے کئی اہم عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

1937ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا۔آپ نے تو گویا اس کی کایا ہی پلٹ دی۔ایسا عمدہ انتظام کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مدرسہ احمدیہ ایک نہایت عمدہ ادارے کی حیثیت اختیار کر گیا۔

## طلباء سے محبت اور شفقت کا تعلق

جو بچے اس ادارہ میں رہتے تھے ان سے نہایت شفقت کا سلوک فرماتے اور کوشش کرتے کہ انہیں اپنے ماں باپ کی محرومی کا احساس کم سے کم ہو۔ایک دفعہ ایک بچے نے فیس جمع کروانی تھی اور اس کے پاس رقم نہیں تھی۔میر صاحب مدرسہ کے انچارج تھے اور فیس وصول کرنے کے نگران کے پاس بچے باری باری جا کر فیس جمع کرواتے تھے۔جب وہ بچہ قریب آیا تو میر صاحب نے اپنے ایک ہاتھ سے چپکے سے انہیں فیس پکڑا دی کہ یہ جمع کروا دو۔اس طرح فیس بھی جمع ہوگئی اور بچہ پریشان ہونے سے بچ گیا۔

عید کے موقع پر ان بچوں کو عیدی تقسیم کرنے کے لیے نئے سکے منگواتے اور ان میں عیدی تقسیم کرتے۔

## لنگر خانہ کے لیے خدمات

لنگر خانہ کے نگران ہونے کی حیثیت سے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے۔حتیٰ کہ بعض اوقات قادیان میں مخالفین احمدیت کے جلسوں کے موقع پر غیر از جماعت احباب کو گھومتا دیکھ کر ان کو اپنے ہمراہ لنگر خانہ لے آتے اور کھانا کھلاتے۔

آپ نے دارالشیوخ کا کام سنبھالا اور اس کے اخراجات کے لیے مخیر احباب سے چندہ لیا کرتے تھے۔ایک دفعہ منتظم نے عرض کی کہ آٹا

وغیرہ ختم ہو گیا ہے تو میر صاحب کو شدید بخار تھا۔ آپ اسی حالت میں اٹھے، تانگہ منگوایا اور بعض دوستوں کے پاس جا کر چندہ کی تحریک کی اور اس طرح اس مسئلہ کو حل کر دیا۔

## مہمان نوازی کا ایک دلچسپ واقعہ

ایک دفعہ ایک دوست دیر سے آئے تو اتفاقاً روٹی ختم ہو چکی تھی۔ انہوں نے میر صاحب سے شکایت کی تو میر صاحب انہیں لے کر دسترخواں پر گئے تو وہاں بعض بچے ہوئے ٹکڑے موجود تھے۔ ان کی دلداری کے لیے میر صاحب نے کہا کہ روٹی تو ہے میں نے بھی کھانا ابھی کھانا ہے۔ آیئے کھاتے ہیں چنانچہ خود ان بچے ہوئے ٹکڑوں سے کھانا شروع کر دیا وہ دوست بھی کھانے لگے اور شکوہ دور ہو گیا۔

## مخلوقِ خدا کی خدمت

حضرت میر صاحب کی زندگی بالکل سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے بالکل پاک تھی۔ محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری اور ان کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی۔

ایک دفعہ قادیان سے باہر پکنک پر گئے اور سب ساتھیوں کے لیے بھنے ہوئے چنے اور ان میں شکر ڈلوا کر پیش کی۔ ایک نابینا دوست جو راستے میں گندے پانی میں گر گئے تھے اور ان کے کپڑے خراب اور بدبودار ہو گئے تھے علیحدہ کھڑے تھے۔ جب میر صاحب نے انہیں دیکھا تو پلیٹ پکڑ کر ان کے پاس گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگے۔

## وفات

آخری عمر میں آپ بیمار رہنے لگے تھے۔ کئی دفعہ علاج کروایا اگر افاقہ ہوتا بھی تو عارضی آپ بیماری کے باوجود آرام کی پرواہ کئے بغیر کام میں مصروف رہتے۔ 17 مارچ 1944ء کو آپ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں دفن ہوئے۔

## ایک ضروری اعلان

وہ احباب جو ماہنامہ ''خالد'' کے لیے اپنے مضامین بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے مضمون کے ساتھ مکمل پتہ اور اپنا فون نمبر لازمی لکھ دیا کریں۔ شکریہ

# بھنڈی ایک ہیرو سبزی

عام طور پر لوگ بھنڈی کو اس کے لیس دار مواد کی وجہ سے کھانا پسند نہیں کرتے ہیں لیکن صحت کے فوائد کی بڑی تعداد کے ساتھ غذائی ماہرین بھنڈی کو ایک ہیرو سبزی مانتے ہیں۔

ایک قدیم مصری کہاوت ہے کہ دنیا میں ایک چوتھائی انسان اپنے کھانے پینے کی عادتوں کی وجہ سے زندہ ہیں اور تین چوتھائی ڈاکٹروں کے سہارے زندہ ہیں۔

بھنڈی ویسے تو ایک پودے کا پھل ہے لیکن، اسے دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر سبزی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں اوکرا (Okra) یا لیڈی فنگر (lady finger) کے نام سے جانی پہچانی جانے والی سبزی اپنے طبی فوائد کے ساتھ سال بھر دستیاب رہتی ہے۔

بھنڈی وٹامنز، معدنیات، منفرد تکسیدی مادوں یا اینٹی آکسیڈنٹس اور دیگر غذائی اجزاء سے بھری ہوئی ہے۔

بھنڈی کو آپ سالن یا اچار کی شکل میں، تل کر یا ابال کر کھا سکتے ہیں اور اس طرح آپ اس سبزی کے فوائد کو سارا سال حاصل کر سکتے ہیں۔

## دمہ سے بچاؤ

بھنڈی کی بہت تھوڑی سی مقدار کھانے سے دمہ کی علامات کا خاتمہ ممکن ہے۔ ایک سائنسی جریدے تھورکس میں شائع ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوا کہ بھنڈی بچپن میں دمہ کی علامات مثلاً گھرگھراہٹ کے خلاف انتہائی حفاظتی اثر رکھتی ہے۔ یہ حفاظتی اثرات ان بچوں میں بھی دیکھے گئے جو ہفتے میں ایک یا دو بار بھنڈی یا ترش پھل کھاتے تھے جبکہ دمہ کے حساس مریضوں میں خاص طور پر یہ حفاظتی اثرات سچ ثابت ہوئے۔

## کولیسٹرول کم کرنے میں مددگار

بھنڈی نا صرف نظام انہضام کو فروغ دیتی ہے بلکہ، اعلیٰ فائبر کے ساتھ صحت مند کولیسٹرول کی سطح کو بھی فروغ دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے

مجموعی طور پر کولیسٹرول کی سطح کم ہو جاتی ہے۔

ہارورڈ ہیلتھ سکول کی مطبوعات کے مطابق اگر کھانے کی تمام اشیاء جن میں زیادہ چکنائی اور کولیسٹرول ہے، ان کی جگہ بھنڈی کھائی جائے تو کولیسٹرول کی سطح کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

## ذیابیطس سے حفاظت

بھنڈی ذیابیطس کی بیماری کے خطرے کی روک تھام کے لیے مددگار ہے۔ اس میں گلوکوز کی سطح کو برقرار رکھنے کی صلاحیت ہے۔ یہ آنتوں میں جذب ہونے والی شکر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

ایک سائنسی جریدے کی تحقیق کے مطابق طبی ماہرین نے بھنڈی کو شکر کی سطح میں کمی کے لیے بہترین قرار دیا ہے۔

## مدافعتی نظام کو فروغ

بھنڈی وٹامن سی اور اینٹی آکسیڈنٹ اجزاء سے بھری ہے۔ یہ مدافعتی نظام کو فروغ دیتی ہے۔ بھنڈی میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس جسم کے زہریلے غیر محفوظ آزاد ذرات یا فری ریڈیکلز کے حملوں کے خلاف حفاظت کرتے ہیں۔ وٹامن سی مدافعتی نظام کو زیادہ خون کے سفید خلیات پیدا کرنے کے لیے متحرک کرتا ہے، جس سے مدافعتی نظام کو جراثیم اور بیماریوں کے خلاف لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

## گردے کی بیماری سے بچاؤ

بہت سے سائنسی مطالعات سے پتا چلتا ہے کہ باقاعدگی سے بھنڈی کھانے سے گردوں کی بیماریوں کی روک تھام میں مدد مل سکتی ہے

## صحت مند حمل کا فروغ

بھنڈی وٹامن اے، وٹامن بی اور وٹامن بی ون، بی ٹو اور بی 6 کی اعلیٰ مقدار کے ساتھ وٹامن سی سے مالا مال ہے۔ اس میں زنک اور کیلشیم ہے۔ جو حمل کے دوران کھانے کے لیے اسے ایک مثالی سبزی بناتا ہے۔

بھنڈی فائبر اور فولک ایسڈ کے لیے ایک سپلیمنٹ کے طور پر کام کرتا ہے یہ بچوں میں پیدائشی نقائص کی روک تھام اور حاملہ ماؤں میں قبض کی شکایت کو دور کرتی ہے۔

(ماخوذ از: www.urduvoa.com)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

# سوشل میڈیا اور اس کا استعمال

(ابن خالد۔ ربوہ)

## سوشل میڈیا کیا ہے

سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس کی بدولت لوگ یا مختلف کمپنیاں اپنے خیالات، پسند یا ناپسند، خبریں، اپنی کامیابیاں، تصاویر اور ویڈیوز کا ایک دوسرے سے تبادلہ کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں رہ سکتے ہیں۔

## معروف سوشل نیٹورکنگ سائٹس

فیس بک (Facebook)، ٹوئٹر (Twitter)، لنکڈ ان (Linkedin)، گوگل پلس (Google+)، یوٹیوب (Youtube)، انسٹاگرام (Instagram)، ٹمبلر (Tumblr) اور فلکر (Flickr) چند معروف سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس (Popular Social Networking Sites) ہیں۔

دنیا میں انٹرنیٹ صارفین کا دو تہائی سے زائد حصہ سوشل میڈیا کا استعمال کر رہا ہے۔ جس کے ذریعہ کم وقت میں اور آسانی کے ساتھ زیادہ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہاں ہر شخص کو اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

## فوائد

موجودہ دور میں صارفین کی سہولت کی خاطر سمارٹ فونز میں تقریباً تمام بڑی کمپنیوں نے ایپس (Apps) مہیا کر رکھی ہیں۔ جن کی بدولت آسانی کے ساتھ آپ اپنا مطلوبہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اسی رجحان کی بدولت ویب سائٹس کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے اور ایپس (Apps) کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ آج ہم سوشل میڈیا کی ایپس (Apps) کے ذریعہ آسانی اور انتہائی کم وقت میں ملکی و بین الاقوامی حالات، اپنوں کی خیر و عافیت کی خبریں اور دوسری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

## نقصانات

جہاں ان ایجادات کے بہت سے فوائد ہیں وہاں ان کے نقصانات بھی ہیں۔ تاہم ان ایجادات کے درست استعمال سے ہم نہ صرف اپنے کاموں میں آسانی پیدا کر سکتے ہیں بلکہ ان ایجادات کے ذریعے دینی، اخلاقی اور معاشرتی بہتری کے لیے مفید خدمات بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔

## نئی ایجادات اور ہماری ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان ایجادات کے متعلق بحیثیت احمدی ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ (دین) کی (دعوت الی اللہ) اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے، ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح (۔) کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔''

پھر ایک دوسرے موقع پر فرمایا: ''آج کل انٹرنیٹ اور ای میل کے بارے میں غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔''

## سوشل میڈیا کے چند مفید موضوعات

سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے وہ مفید موضوعات جن کو اختیار کرنا چاہیے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات، خلفاء کی مجالس سوال و جواب اور اہم پروگرامز کی ویڈیوز، رواداری، محبت، ہمدردی خلق، اخوت، ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کی قدر، حب الوطنی، لوگوں اور ادارہ جات کی کامیابی پر خوشی کا اظہار، اقلیتوں اور مظلوموں کی داد رسی، علمی موضوعات، صحت سے متعلق، شامل ہیں۔

## کن امور سے محتاط رہا جائے

سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے جن موضوعات سے پرہیز کرنا چاہیے وہ یہ ہیں۔ کسی شخص یا حکومت کے خلاف نفرت آمیز تحریر یا تقریر، جماعتی عہدیداروں کی تصاویر اور ان کے عہدہ کے بارہ میں ایسے واقعات یا خبریں جن کی جماعتی طور پر تصدیق نہ ہوئی ہو، افواہیں، مخرب الاخلاق باتیں اور جماعت احمدیہ کی روایات کے خلاف کوئی بات۔

ان باتوں کو اختیار کر کے نہ صرف ہم بہت سی قباحتوں اور پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ دین حق کی اشاعت کے لئے بھی ان ایجادات کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔

## Face Book

8 اکتوبر 2013ء کو ہمبرگ جرمنی میں واقفات نو بچیوں کی کلاس منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ایک بچی نے سوال کیا کہ Face Book کے بارہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے۔ اس سے منع کیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ

''میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے۔ بلکہ میں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آج کل جن کے پاس FaceBook ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی جگہ پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں Trap ہوجاتی ہیں اور FaceBook پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اُس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہوجاتے ہیں اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے، عورتوں کے اور تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح برائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں نئی ایجادات کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

# لطائف

(مرسلہ: مکرم راشد احمد بلوچ صاحب۔صادق پور سندھ)

## حاضر جوابی

مغل بادشاہ نصیرالدین ہمایوں کو جب شکست ہوئی تو اس کا بھائی مرزا کامران شہنشاہ ایران کے دربار میں حاضر ہوا۔کامران مرزا کا سر منڈا ہوا تھا۔

بادشاہ نے اسے دیکھ کر تمسخر کرتے ہوئے کہا:''مرزا کیا تمہاری عورتیں بھی تمہاری طرح سر منڈاتی ہیں؟

مرزا نے جواب دیا:''نہیں جہاں پناہ،وہ آپ کی طرح لمبے بال رکھتی ہیں۔''

## ایک نہیں رکھا

ایک دفعہ جب ماہ رمضان گزر چکا تو مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے مرزا غالب سے پوچھا۔

''مرزا تم نے اس دفعہ رمضان میں کتنے روزے رکھے؟''

مرزا غالب نے جواب دیا:

''پیرومرشد!ایک نہیں رکھا۔''

## برجستہ جواب

شعراء کی ایک دعوت میں فراق گورکھپوری اور جگن ناتھ آزاد پاس پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کھانا ان کے سامنے لایا گیا تو فراق نے آزاد سے مخاطب ہو کر کہا:''کھائیے آزاد صاحب نہایت لذیز گوشت ہے۔''

آزاد نے جواب میں ایک عام سا جملہ چست کیا:

''آپ کھائیے،ہم تو روز کھاتے ہیں۔''

فراق نے برجستہ کہا۔

''لیکن یہ خالص گھی میں پکا ہوا ہے۔''

## اعلیٰ عہدیدار

ایک اعلیٰ عہدیدار پطرس بخاری سے ملاقات کے لیے آئے۔پطرس بخاری نے کہا۔

''تشریف رکھیے۔''

ان صاحب کو کچھ یوں محسوس ہوا کہ ان سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا:

"میں محکمہ برقیات کا ڈائریکٹر ہوں۔"

یہ سن کر پطرس بخاری مسکرائے اور کہا۔

"پھر آپ دو کرسیوں پر بیٹھ جائیے۔"

## بہرہ پن

کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو محسوس ہوا کہ اس کی بیوی کی قوت سماعت کم ہو رہی ہے۔ چنانچہ وہ صاحب ڈاکٹر کے پاس گئے اور ماجرا بیان کیا کہ

ڈاکٹر صاحب! مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری بیوی کم سنتی ہے۔

ڈاکٹر نے کہا:

آپ گھر جا کر اپنی بیوی کو دس فٹ کے فاصلہ سے آواز دیجئے اگر وہ نہ سنے تو پھر اسے پانچ فٹ کے فاصلہ سے بلائیے اگر پھر بھی نہ جواب دے تو اس کے کان میں آواز دینا اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس کی سماعت کس قدر کم ہے۔

چنانچہ وہ آدمی گھر گیا اور ڈاکٹر صاحب کے مشورہ کے مطابق دس فٹ کے فاصلہ سے اپنی بیوی کو مخاطب ہوا اور پوچھا کہ

بیگم! آج کیا پکایا ہے؟

جب کوئی جواب نہ ملا تو پانچ فٹ کے فاصلہ سے پھر اپنا سوال دہرایا کہ

بیگم! آج کیا پکایا ہے؟

چنانچہ جب اس بار بھی جواب نہ ملا تو بیوی کے کان میں بولا کہ

بیگم! آج کیا پکایا ہے؟

بیوی نے جواب دیا:

تین دفعہ تو بتا چکی ہوں کہ آلو مٹر پکائے ہیں۔

## پانی ابالنا

ڈاکٹر دیہاتی سے: بچے کو پانی دینے سے پہلے ابال لیا کریں۔

دیہاتی: وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابالنے سے تو بچہ مر جائے گا۔

❁ ❁ ❁

براہ کرم اپنے رسالہ ماہنامہ "خالد" کے لیے مضامین بھجوائیں۔

# داخلہ مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس)

(مکرم ناظم صاحب ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

تحریک وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نوّر اللہ مرقدہ) کی آخری الٰہی مبارک تحریک ہے۔ جو 27 دسمبر 1957ء کو آپ نے رشد و اصلاح کے لیے جاری فرمائی۔ اس تحریک کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہیے اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔''

اس ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد / سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے لیے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

## شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

- امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- میٹرک پاس امیدواران کے لیے عمر کی حد 20 سال اور انٹرمیڈیٹ کے لیے 22 سال ہے۔
- داخلہ کے لیے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت درجہ اول ہونا ضروری ہے۔

## ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحتِ تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مختصر تاریخ احمدیت، دینی معلومات نیز الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ مزید معلومات کے لیے فون نمبر 047-6212968 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

# ماہِ جولائی کے چند اہم واقعات

## (تاریخ احمدیت کی روشنی میں)

(مرتبہ: مکرم مامون احمد حفیظ صاحب۔ ربوہ)

جولائی گریگورین سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ شمالی نصف کرہ میں اس مہینے میں گرمی کا موسم ختم ہوتا ہے اور برسات کا موسم شروع ہوتا ہے۔ جولائی کا پرانا نام کوینتیلیس (Quintilis) تھا جسے جولئیس سیزر (Julius Caesar) کے نام پر بدل کر جولائی رکھا گیا۔

ماہ جولائی میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہونے والے چند اہم واقعات کا ذکر پیش ہے۔

☆10 جولائی 1885ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہری کشف کی صورت میں سرخ چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے عینی شاہد حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب تھے۔

☆ماہ جولائی 1891ء کو حضرت مسیح موعودؑ امرتسر لدھیانہ کے لیے تشریف لے گئے۔

☆20 تا 29 جولائی 1891ء لدھیانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ ہوا جو ''الحق مباحثہ لدھیانہ'' کے نام سے شائع ہوا۔

☆27 جولائی 1896ء پیشگوئی کے نتیجہ میں عبداللہ آتھم ہلاک ہوا۔

☆20 جولائی 1900ء حضرت مسیح موعودؑ نے تفسیر نویسی کے متعلق چیلنج دیا۔

☆15 جولائی 1901ء مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے گورداسپور کا سفر کیا۔

☆14 جولائی 1903ء شیخ عجم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل (افغانستان) کو راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔

☆12 جولائی 1907ء الہام ''مرزا غلام احمد کی جے'' ہوا۔

☆25 جولائی 1912ء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔

☆10 جولائی 1913ء اخبار ''پیغام صلح'' لاہور سے جاری ہوا۔

☆12 جولائی 1924ء جماعت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) ہندوستان سے باہر تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ جماعت کے مشورہ کے بعد بمبئی سے ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لیے یورپ روانہ ہوئے۔

☆15 جولائی 1931ء مسلمانان کشمیر کے حقوق کیلئے بننے والی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پہلے صدر کے طور پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) کو منتخب کیا گیا۔

☆26 جولائی 1932ء قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح اور چند ناظران کے دفاتر میں ٹیلیفون لگا۔

☆23 جولائی 1933ء حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) نے اردو سیکھنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

☆12 جولائی 1935ء شاہ فیصل بیت الفضل لندن میں تشریف لائے۔

☆26 جولائی 1940ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے 40 سال سے زائد عمر کے احباب جماعت کیلئے تنظیم مجلس انصار اللہ کے نام سے قائم فرمائی۔ اس کے پہلے صدر حضرت مولانا شیر علی صاحب تھے۔

☆26 جولائی 1940ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کا اعلان فرمایا یہ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی بچوں کی بہترین تربیتی اور تعلیمی خدمات سرانجام دیتی ہے۔

☆4 جولائی 1954ء مجلس خدام الاحمدیہ پبلک لائبریری کراچی کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے میں اپنے دست مبارک سے فرمایا۔

☆7 جولائی 1957ء جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کر دیا گیا۔

☆21 جولائی 1967ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ڈنمارک کی پہلی (بیت) کا افتتاح کیا۔

جس کا نام (بیت) نصرت جہاں رکھا گیا تھا۔

☆ 22، 23 جولائی 1974ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پاکستان کی قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جانے والا محضر نامہ پڑھ کر سنایا۔

☆ 24 جولائی 1976ء امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کی تاریخ میں پہلی بار کسی خلیفۂ وقت (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے خطے کا دورہ فرمایا۔

☆ 22 جولائی 1978ء جماعت احمدیہ سری لنکا کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

☆ 12 جولائی 1983ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عید کے موقع پر غرباء کے ساتھ سکھ بانٹنے کی تحریک فرمائی۔

☆ 20 جولائی 1983ء سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ) کی دوسری منزل کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

☆ 27 جولائی 1983ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے نئے دفتر کا افتتاح فرمایا۔

☆ 28 جولائی 1982ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دورۂ یورپ کے لئے تشریف لے گئے جس کے دوران آپ نے 10 ستمبر 1982ء کو بیت بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

☆ 27 تا 29 جولائی 1984ء خدام الاحمدیہ کا پہلا یورپین اجتماع لندن میں منعقد ہوا۔

☆ 31 جولائی 1984ء کو ربوہ میں عالمی معیار کے سوئمنگ پول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس کا 10 ستمبر 1988ء کو افتتاح ہوا۔

☆ 11 جولائی 2000ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 19 جون تا 11 جولائی 2000ء انڈونیشیا کا دورہ فرمایا۔ یہ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا انڈونیشیا کا پہلا دورہ تھا۔

☆ 26 جولائی 2003ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر فاؤنڈیشن کا قیام فرمایا۔

☆ 5 جولائی 2004ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا پہلا دورۂ کینیڈا 21 جون تا 5 جولائی 2004ء تک فرمایا۔

☆11 جون تا 4 جولائی 2011ء حضور انور نے بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ کا دورہ فرمایا۔

☆29 جولائی 2011ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ محترمہ حضرت ناصرہ بیگم صاحبہ کا انتقال ہوا۔

☆16 جون تا 18 جولائی 2012ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر تشریف لے گئے اور امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شامل رونق افروز ہوئے۔

☆19 جون تا 3 جولائی 2013ء حضور انور نے جرمنی کا دورہ فرمایا اور 3 جولائی کو براستہ بیلجیئم اور فرانس واپس لندن تشریف لائے۔

## میٹرک کا امتحان دینے والے متوجہ ہوں

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو وقف نو کی کلاس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

.’’وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہیے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔‘‘

وہ مخلص نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواستیں نتیجے کا انتظار کیے بغیر وکیل التعلیم کے نام مقررہ فارم پُر کر کے بھجوا دیں۔ داخلہ فارم یا اس کی فوٹو کاپی مکرم امیر صاحب ضلع سے حاصل کی جا سکتی ہے نیز یہ فارم براہ راست وکیل التعلیم کے نام خط لکھ کر بھی منگوایا جا سکتا ہے۔

# صدر ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کا دورۂ پاکستان

(مکرم صدر صاحب مارشل آرٹس مجلس صحت پاکستان)

## ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کا تعارف

ورلڈ مارشل آرٹس کونسل وہ واحد ادارہ ہے جو مارشل آرٹس کے دنیا کے تمام اسٹائلز کو رجسٹرڈ کر کے ان کو اجازت دیتا ہے۔اس وقت اس کے 89 ممالک رجسٹرڈ ہیں اور 11 ملین رجسٹرڈ ممبران ہیں۔ورلڈ مارشل آرٹس کونسل اولمپکس گیمز کے بعد دوسری بڑی ورلڈ مارشل آرٹس اولمپکس کے نام سے مقابلے کرواتا ہے۔اس کی بنیاد 1996ء میں رکھی گئی اور اس کا ورلڈ ہیڈکوارٹر برطانیہ میں ہے۔

## صدر ورلڈ مارشل آرٹ کونسل کا دورۂ پاکستان

ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کے صدر بانی مسٹر ایلن فوسٹر صاحب نے مؤرخہ 2 تا 13 اکتوبر 2015ء کو پاکستان کا دورہ کیا۔ان کے اس دورے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے انتظامات کے لیے ایک ٹیم بنائی گئی جس میں کراچی ،اسلام آباد، ربوہ اور لاہور میں ان کے پروگراموں کو ترتیب دیا۔ ایلن فوسٹر صاحب اپنی سیکرٹری مسز شمیم اختر صاحبہ کے ساتھ مؤرخہ 2 اکتوبر 2015ء کراچی آئے۔ان کی آمد کے سلسلہ میں 3 اور 4 اکتوبر کو حیدرآباد میں پہلی مارشل آرٹس گیمز سندھ 2015ء کا انعقاد کیا گیا۔سندھ مارشل آرٹس گیمز کا افتتاح اور اختتام ایلن فوسٹر صاحب نے کیا۔

## ربوہ میں آمد اور مصروفیات

مؤرخہ 5 اکتوبر کی صبح کراچی سے اسلام آباد اور وہاں سے ربوہ کا دورہ کیا۔ربوہ میں مؤرخہ 6 اکتوبر کو ان کے پروگرامز مختلف جگہوں پر رکھے گئے۔جن میں نظارت تعلیم کے تحت نصرت جہاں گرلز کالج میں ان کا سیمینار کروایا گیا۔مارشل آرٹس کے حوالے سے اور بعد میں نصرت جہاں گرلز کالج کا وزٹ کروایا گیا۔اس کے بعد شام کو ایوان محمود میں بلیک بیلٹس اور خدام کے ساتھ سیمینار ہوا۔جس میں انہوں نے مارشل آرٹس کی تاریخ اور ورلڈ مارشل

آرٹس کے قیام اور مقصد بیان کیا۔ بعد میں بلیک بیلٹس کو یادگاری شیلڈز دی گئیں۔ شام کو ناصر سپورٹس کمپلیکس میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور بعد میں کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

## دورہ لاہور

ایلن فوسٹر صاحب کا دورۂ لاہور کے دوران ایف سی یونیورسٹی لاہور میں طلباء کے ساتھ ملاقات اور سیمینار رہوا۔ اس کا مقصد ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کے تحت ہر سال سالانہ ورلڈ یونیورسٹیز مارشل آرٹس ٹورنامنٹ کے لیے طلباء کو تیار کرنا تھا۔

لاہور میں ڈائریکٹر پنجاب سپورٹس بورڈ کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں ایلن فوسٹر صاحب نے کہا کہ ان کی دلچسپی ایشیاء کے ساتھ ہے۔ کیونکہ مارشل آرٹس کا قیام ایشیاء سے ہوا تھا۔ اور یہاں پر دنیا کے 60 فیصد کھلاڑی موجود ہیں۔ 2015ء میں ورلڈ مارشل آرٹس کونسل نے ورلڈ مارشل آرٹس اولمپکس تھائی لینڈ میں منعقد کروائے تھے۔ اب 2016ء میں انڈیا نے میزبانی قبول کی ہے میری خواہش ہے کہ 2017ء کی میزبانی پاکستان قبول کرے۔ اس پر ڈائریکٹر سپورٹس بورڈ پنجاب نے 2017ء میں ورلڈ مارشل آرٹس اولمپکس پاکستان میں منعقد کروانے کی حامی بھر لی۔

## دورہ اسلام آباد

مؤرخہ 8 اکتوبر 2015ء کو اسلام آباد روانہ ہوئے۔ وہاں قیام کا ایک مقصد ٹیکسلا کا وزٹ تھا۔ ٹیکسلا میں مارشل آرٹس کی دنیا میں پہلی قدیم یونیورسٹی واقع ہے جو ''جولیاں یونیورسٹی'' کے نام سے مشہور ہے۔

## جی سی یونیورسٹی لاہور کا دورہ

مؤرخہ 11 اکتوبر 2015ء کو ربوہ واپس آئے۔ رات کو ربوہ میں ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ مؤرخہ 12 اکتوبر 2015ء کو جی سی یونیورسٹی لاہور کا وزٹ کیا اور وائس چانسلر اور ڈائریکٹر سپورٹس جی سی یونیورسٹی کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ لاہور مصرفیات کے دوران ایلن فوسٹر صاحب نے ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کی طرف سے مکرم سید نادر سیدین صاحب کی نمائندہ کے طور پر کام کرنے کی منظوری دی۔ مؤرخہ 13 اکتوبر 2015ء کی صبح مکرم ایلن فوسٹر صاحب اپنے کامیاب دورہ کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

”یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

”درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

"اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو"

منجانب

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ گلشن اقبال ضلع کراچی

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کورنگی کریک ضلع کراچی

بد رسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ گلشن عمیر ضلع کراچی

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کورنگی شرقی ضلع کراچی

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس ضلع کراچی

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل کالونی ضلع کراچی

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ منظور کالونی ضلع کراچی

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کینٹ ضلع کراچی

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ النور ضلع کراچی

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کورنگی غربی ضلع کراچی

"یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بحریہ ضلع کراچی

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن ضلع کراچی

"اپنی طاقتوں اور عمر کے ایام کو غنیمت سمجھو"

منجانب

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس ضلع کراچی

قائد واراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کلفٹن ضلع کراچی

ہم پیارے آقا کی دونوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ تیموریہ ضلع کراچی

"اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو"

از طرف

زکیہ بیگم

گلستان جوہر جنوبی ضلع کراچی

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

از طرف

ندیم فیصل پراچہ

گلشن اقبال ضلع کراچی

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کالونی ضلع کراچی

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ دستگیر ضلع کراچی

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔"

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی ضلع کراچی

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بدین

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیہ تحریک

(بیان فرمودہ 30 مئی 2014ء)

۱۔سورۃ الفاتحہ۔ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

۲۔درود شریف: اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر فضل نازل فرمایا، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۳۔دعا۔ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

۴۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۵۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

۶۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(یعنی اے اللہ تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔)

۷۔دعائے استغفار۔ترجمہ: میں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں اور میں اس کی طرف جھکتا ہوں۔

۸۔دعا۔ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے اے میرے رب تو میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

۹۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر۔اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۱۰۔دعا۔ترجمہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

Love For All Hatred For None
For Ahmadi Youth
JULY 2016
C. Nagar
Regd. CPL# FD7/FR